سوال

(1012) نمازِ جمعہ کی جماعت کے لیے امام کے علاوہ ایک آدمی کافی ہے یا دو؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمعے کی جماعت کے لیے امام کے علاوہ ایک آدمی کافی ہے یا دو ہونے چاہییں؟ شیخ ابن باز رحمہ اللہ وغیرہ اہل علم تین افراد کے جو قائل ہیں اس کی کیا حیثیت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

صحیح بات یہ ہے، کہ اقامتِ جمعہ کے لیے کسی عدد کی شرط نہیں، شرع میں جماعت کا قیام کم ازکم امام اور مقتدی سے چوں کہ حاصل ہو جاتا ہے، اس لیے اسی عدد سے جمعہ کی اقامت بھی جائز ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' میں بایں الفاظ باب قائم کیا ہے:

''بَابُ اثنَانِ فَمَا فَوقَهُمَا جَمَاعَةٌ'' پھر مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایت:

'إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذِّنَا، وَاَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكبَرُكُمَا' (صحیح البخاری، بابٌ: اثنَانِ فَمَا فَوقَهُمَا جَمَاعَةٌ، رقم:٦٥٨) سے استدلال کیا ہے، کہ جماعت کا وجود امام اور مقتدی سے حاصل ہو جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے، کہ جماعت کم ازکم امام اور مقتدی سے حاصل ہو جاتی ہے۔ مقتدی چاہے آدمی ہو یا بچہ یا عورت۔'' (فتح الباري:٢/١٤٢)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

'وَلَم يَاتِ نَصٌّ مِن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِاَنَّ الجُمُعَةَ لَا تَنعَقِدُ اِلَّا بِكَذَا وَهٰذَا القَولُ هُوَ الرَّاجِحُ عِندِي' (نیل الأوطار:٣/٢٤٧)

''اقامتِ جمعہ کے لیے بطورِ نص رسول ﷺ سے کوئی عدد ثابت نہیں۔ میرے نزدیک یہی قول راجح ہے۔''

سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ نے جو عدد ذکر فرمایا ہے، اس کی بناء اس بات پر ہے، کہ استماعِ خطبہ کے لیے سامعین کا عدد ہونا چاہیے۔ لیکن ظاہر نصوص پہلے مسلک کا مؤید ہے۔ (کَمَا تَقَدَّمَ)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :814

محدث فتویٰ